



## سوال

(113) (یوم القوم أقرأهم) کا حکم عورتوں پر لاگو نہیں ہوتا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں مکہ شریعہ (شرعی کالج) میں زیر تعلیم ہونے کی بناء پر اپنے خاوند سے فقہ اور تعلیمی اعتبار سے فائق ہوں جبکہ میرا آدھا خاندان ان پڑھ ہے۔ کیا اس اعتبار سے میں اس کی امامت کرا سکتی ہوں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت مرد کی امام نہیں بن سکتی خواہ وہ اس کا خاوند ہو، بیٹا ہو یا باپ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَنْ يَفْلَحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَنَّمْ أَمْرًاؤُا) (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

”وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا معاملہ کسی عورت کے سپرد کر دیا ہو۔“

عورت اگر مرد سے زیادہ پڑھی لکھی ہو تو بھی وہ منصب امامت کی اہل نہیں۔ باقی رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

(يَوْمُ الْقَوْمِ أَقْرَأْتُمْ بِلِکْتَابِ اللّٰهِ) (رواہ مسلم)

”لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے (یعنی لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے) جو کتاب اللہ کا زیادہ عالم ہو۔“

تو عورت مرد کے ساتھ اس خطاب کی اہل نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا قَوْمًا يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّسِيحُونَ وَلَا تَتَّبِعُوا قَوْمًا يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّسِيحُونَ) (الحجرات 49 11)

”اے ایمان والو! کوئی قوم دوسری قوم کا تمسخر نہ اڑائے، ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا تمسخر اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے معاشرے کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا، یعنی مرد اور عورت۔ اس بناء پر عورت (يَوْمُ الْقَوْمِ أَقْرَأْتُمْ بِلِکْتَابِ اللّٰهِ) کے عموم میں داخل ہی نہیں۔۔۔ شیخ



محمد بن صالح عثيمين

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین

نماز، صفحہ: 125

محدث فتویٰ